السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے علاقہ میں بعض جگہ کسی شخص کی وفات پر لوگ ان امور کی پابندی کرتے ہیں۔

میت کی تدفین کے بعد مسلسل تین دن تک مغرب سے عشاء تک پابندی کے ساتھ حاضری دیتے ہیں یعنی میت والے گھر میں۔ (۱)

ان تین ایام میں مقامی مسجد کے خطیب صاحب اس اجتماع سے خطاب کرتے ہیں۔ (۲)

جواب طلب مسئلہ یہ ہے کہ کتاب وسنت کی روشنی میں یہ بتائیں کہ:

تعزیت کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ (i)

سوگ کسے کہتے ہیں اور کیا میت کے ورثاء کے علاوہ کسی دوسرے پر سوگ منانا لازمی ہے؟ (ii)

اس اجتماع کے موقع پر تقریر کرنا کسی شرعی نص سے ثابت ہے؟ (iii)

تعزیت کے لیے کسی مخصوص وقت کی پابندی لازمی ہے یا جب بھی کسی کو فراغت ملے تب تعزیت کرے؟ بینوا فجزاکم اللہ خیرا الجزاء لہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ!؟ (iv)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

تعزیت کا مسنون طریقہ یہی ہے کہ کتاب وسنت کی روشنی میں اہل میت کو تسلی دی جائے، صبر کی تلقین کی جائے اور مصیبت پر صبر جمیل کے اجر کا تذکرہ کیا جائے۔ بہتر ہے تعزیت کے لیے ان ہی الفاظ کا انتخاب کیا جائے جو رسول اللہ ﷺ تعزیت کے موقع پر استعمال فرمایا کرتے تھے (1) موقع کی مناسبت سے کچھ اور الفاظ بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں بشرطیکہ کتاب وسنت کے مخالف نہ ہوں۔ (۱)

سوگ ترک زینت کا نام ہے۔ اچھے کپڑے نہ پہننا زیور نہ پہننا اور پہنا ہوا اتار دینا خوشبو وغیرہ نہ لگانا گھر سے باہر نہ نکلنا وغیرہ سوگ ہے یہ عورتوں کے لیے ہے چنانچہ حدیث ہے: (۲)

(لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِا ِ وَالْیَومِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَیْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا» (بخاری-کتاب الجنائز-باب احداد المراۃ علی غیر زوجھا»

''کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے علاوہ خاوند کے پس بے شک وہ خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے''

شیخ البانی حفظہ اللہ تعالیٰ اپنی شہرہ آفاق کتاب ''أحکام الجنائز وبدعها'' کے صفحہ ۱۶۷ پر لکھتے ہیں ۱۱۴ (۳)

وینبغی اجتناب أمرین وإن تتابع النَّاسُ عَلَیْهِمَا (أ) الاجتماعُ للتعزیةِ فی مَکَانٍ خاصٍ کالدّارِ أو المَقْبَرةِ أو المَسْجِدِ (ب) اتِّخاذُ أَهْلِ المیِّتِ الطَّعَامَ لِضیافةِ الوارِدینَ للعَزَاءِ۔ وذلک لحدیث جریر بن عبد ا البجلی رضی اللہ عنہ قال: کُنَّا نَعُدُّ (وفی روایة: نَرَی) الاجتماعَ إلی أَهْلِ المیِّتِ وصَنْعَةَ الطَّعَامِ بَعْدَ دَفْنِهِ مِنَ النِّیَاحَةِ» اخرجه احمد (رقم 6905) وابن ماجه (490/1) والروایة الاخری له واسناده صحیح علی شرط الشیخین وصحیح النووی (320/5) والبوصیری فی الزوائد

اور دو کاموں سے بچنا چاہیے اگرچہ لوگ وہ کام کر رہے ہیں (۱) کسی خاص مقام میں تعزیت کے لیے جمع ہونا مثلاً گھر میں یا قبرستان میں یا مسجد میں (ب) اہل میت کا مہمانوں کی ضیافت کے لیے کھانا تیار کرنا جو تعزیت کے لیے آئے ہیں اور یہ اس لیے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم شمار کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے ہم سمجھتے تھے میت کے گھر جمع ہونا اور اس کے دفن کے بعد کھانا تیار کرنا نوحہ ہے''

توجب اجتماع ہی ثابت نہیں تو میت والوں کے گھر اجتماع میں تقریر کرنا شرعی نص سے کیونکر ثابت ہوگا؟

تعزیت کے لیے وقت کی تخصیص وتحدید کہیں نہیں آئی تین دن غیر شوہر کے لیے اور چار ماہ دس دن شوہر کی خاطر عورت کے سوگ کے لیے ہیں نہ کہ تعزیت کے لیے اور نہ ہی مردوں کے سوگ وتعزیت کے لیے۔ (۴)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ» « صحیح بخاری۔ کتاب الجنائز۔ باب قول النبی ﷺ یعذب المیت ببعض بکاء اہلہ علیہ۔ صحیح مسلم۔ کتاب الجنائز۔ باب البکاء علی المیت۔ سنن» (1)

«النسائی۔ کتاب الجنائز۔ باب الامر بالاحتساب والصبر عند نزول المصیبة

احکام و مسائل

جنازے کے مسائل ج1ص265

محدث فتویٰ